

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَعْمَدُهٗ وَنَعْلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

تربیت اولاد - کے طریق (۱)

(درس نمبر 49)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِيْ أَيْ وَلَا لِمَ صَنَعْتُ وَلَا أَلَا صَنَعْتُ
(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے اف تک نہ کہا۔ نہ یہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا ہے اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

تشریح :- حضرت انس رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفات تک ۱۰ سال آپ کی خدمت کی۔ اس سارے عرصہ میں کبھی بھی حضور ﷺ کی ڈانٹ ڈپٹ یا سزا کو کوئی واقعہ انہیں یاد نہیں تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ کبھی بھی ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی بلکہ ضرور غلطیاں سرزد بھی ہوئی ہوں گی۔ لیکن حضور ﷺ کا انداز تربیت نہایت مشفقانہ تھا۔ آپ سزا دے کر یا ڈانٹ ڈپٹ کر اصلاح نہ کرتے بلکہ پیار اور محبت سے اس طرح اصلاح فرماتے کہ بچہ محسوس نہ کرتا اور اس کی اصلاح بھی ہو جاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”میں اس بات کا قائل ہوں کہ بچے کے ساتھ اگر تمہارا اعتماد کا رشتہ قائم ہو جائے اور پیار کا رشتہ قائم ہو جائے تو تمہاری نظروں کے ہلکے سے تغیر سے بچے

اتنی سزا پا جاتا ہے کہ اسے کسی اور سزا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔“

(خطبہ جمعہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء)

اس کے لئے بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی تربیت کا آغاز ہو جانا چاہئے۔ جس میں خاص طور پر دعاؤں کا دخل ہو۔ ورنہ جب عادتیں پختہ ہو جاتی ہیں تو پھر بسا اوقات سزا بھی دینی پڑتی ہے مثلاً حضورؐ نے فرمایا کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو جب دس سال کا ہو جائے اور پھر بھی نماز نہ پڑھے تو بے شک ہلکی پھلکی سزا بھی دے دیا کرو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

اگر بچے کی پیدائش سے قبل اور بعد ماں باپ باقاعدگی سے نماز ادا کرنے والے ہوں اور سات سال بعد باقاعدگی سے بچہ کو تلقین کرنے والے ہوں تو کبھی بھی سزا کی نوبت نہ آئے گی۔ حضرت مصلح موعودؑ نے قرآن و حدیث میں سے روشنی حاصل کر کے۔ گہری نظر سے بچوں کی تربیت کے طریق معلوم کر کے بیان فرمائے ہیں۔ جن کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

1- بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت اذان ہے۔
2- یہ کہ بچہ کو صاف ستھرا رکھا جائے پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے.... مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں سے آئیں گے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی.... جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہوگی...؟ لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہو گا۔ کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بچا رہے گا..... جوں جوں وہ بڑا ہو تو اسے بتایا جائے کہ ان مقامات (یعنی اندام نہانی وغیرہ) کی صفائی کیلئے دھونا ضروری ہوتا ہے تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہیے۔

3- غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے۔ اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ

خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری، لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی اور اس کی وجہ سے یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے۔ اور بڑی عمر میں یہ عادتیں ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں (۱) پابندی وقت کا احساس (۲) خواہش کو دبانا (۳) صحت (۴) مل کر کام کرنے کی عادت (۵) اسراف کی عادت نہ ہوگی (۶) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت۔

4- بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ اس کی صحت کیلئے بھی مفید ہے لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں وقت کی پابندی کی جس پیدا ہو جاتی ہے۔ وقت مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے۔ اور پھر وقت مقررہ پر ہی پاخانہ آتا ہے..... وقت پر کام کرنے والے بچہ میں نماز روزہ کی پختہ عادت پیدا ہو جاتی ہے اور قوی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت نہیں پیدا ہوتی۔ علاوہ ازیں بے جا جوش دب جاتے ہیں کیونکہ بے جا جوش کا ایک بڑا سبب بے وقت کام کرنے کی عادت ہے خصوصاً بے وقت کھانا۔ مثلاً بچہ کھیل کود میں مشغول ہوا وقت پر ماں نے کھانا کھانے کیلئے بلایا مگر نہ آیا پھر جب آیا تو ماں نے کہا ٹھہرو کھانا گرم کر دوں چونکہ اسے اس وقت بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے اسلئے وہ روتا چلاتا ہے اور بے جا جوش ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسی وقت کھانے کیلئے آتا ہے جب اس سے بھوک دہائی نہیں جاتی۔ اور اس وجہ سے نہایت شور کرتا ہے۔

5- اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔ اس سے قناعت پیدا ہوتی ہے۔ اور حرص دور ہوتی ہے۔

6- قسم قسم کی خوراک دی جائے، گوشت، ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں پس مختلف اخلاق کیلئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہیں کیونکہ گوشت ہیجان